اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ ق

تعلیم الدین

پانچواں حصہ

اسلامی عقائد | مسائل | سیرتِ عشرۂ مبشرہ | آداب واخلاق

قیامت کی نشانیاں، جنگِ آزادی کی تاریخ

مکتب کے بچّے، اسکول اور کالج میں پڑھنے والے
اور عام مسلمانوں کے لیے فائدہ کی کتاب

از

مفتی محمود صاحب بارڈولی
مولانا اسماعیل صاحب کاپودروی

ناشر نورانی مکاتب

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَاللّٰہِ الْاِسْلَام

تعلیم الدین

پانچواں حصہ

دینِ اسلام کی بنیادی اور ضروری باتیں سکھانے والی آسان کتاب

مکتب کے بچے، اسکول اور کالج میں پڑھنے والے اور عام مسلمانوں کے لیے فائدہ کی کتاب

اسلامی عقائد | مسائل | سیرتِ عشرۂ مبشرہ | آداب واخلاق

قیامت کی نشانیاں، جنگِ آزادی کی تاریخ

از

مفتی محمود صاحب بارڈولی
مولانا اسماعیل صاحب کاپودروی

ناشر

نورانی مکاتب

www.nooranimakatib.com

تفصیلات

نام کتاب	:	تعلیم الدین (پانچواں حصہ)
از	:	مولانا اسماعیل صاحب کاپودروی ومفتی محمود صاحب بارڈولی
ناشر	:	نورانی مکاتب
صفحات	:	144
طبعِ اول	:	جنوری ۲۰۲۱ء

ملنے کے پتے

مولانا یوسف صاحب بھانا، محمود نگر، ڈابھیل 9558174772

مدرسہ گلشنِ خدیجۃ الکبریٰ، اون، سورت 9714814566 9898371086

دارالمکاتب کاپودرا 9712005458 9824289750

مولانا صدیق احمد ابن مفتی محمود صاحب حافظ جی، مدرسہ فاطمۃ الزہراء، دیسائی نگر، مریم مسجد، بارڈولی، سورت، گجرات. 8140238304

فہرستِ مضامین

نمبر شمار	عناوین	صفحہ نمبر
❁	پیش لفظ	۱۱
	پہلا باب: اسلامی عقائد	
۱	مسلمانوں کے مختصر اعقیدے	۱۵
۲	مسلمانوں کے مختصر امتیازی عقیدے	۲۲
	دوسرا باب: ضروری مسائل	
۳	روزے کا بیان	۲۶
۴	روزے کی فضیلت	۲۸
۵	رمضان المبارک	۲۸
۶	سوالات اور جوابات	۲۹
۷	نیت کا بیان	۳۱
۸	روزہ توڑنے والی چیزوں کا بیان	۳۲
۹	روزے کی قضا کا بیان	۳۳
۱۰	کفارے کا بیان	۳۵
۱۱	اعتکاف کا بیان	۳۶

۱۲	منّت ماننے کا بیان	۳۹
۱۳	زکوٰۃ کا بیان	۴۱
۱۴	نصاب کا بیان	۴۲
۱۵	مسائل	۴۴
۱۶	زکوٰۃ ادا کرنے کا بیان	۴۵
۱۷	زکوٰۃ کے مَصْرَف کا بیان	۴۷
۱۸	مسائل	۴۹
۱۹	صدقۂ فطر کا بیان	۵۰
۲۰	صدقۂ فطر کی مقدار	۵۰
۲۱	صدقۂ فطر واجب ہونے کا وقت	۵۱
۲۲	سوالات وجوابات	۵۱
۲۳	قربانی کے مسائل	۵۳
۲۴	قربانی کا جانور اور اس کے حصے	۵۵
۲۵	نیت اور تقسیم	۵۵
۲۶	قربانی کا گوشت	۵۸
۲۷	قربانی کا چمڑا	۵۹
۲۸	قربانی کرنے کا طریقہ	۶۰
۲۹	حج کا بیان	۶۱

۳۰	حج کی فضیلت	۶۱
۳۱	حج کے فرائض	۶۲
۳۲	حج کی قسمیں	۶۲
۳۳	عمرہ کا بیان	۶۳
۳۴	احرام میں جو چیزیں منع ہیں	۶۳

تیسرا باب: سیرت

عشرۂ مبشرہ کا مختصر تعارف

۳۵	عشرۂ مبشرہ	۶۷
۳۶	حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ	۶۸
۳۷	چلتے پھرتے شہید	۶۹
۳۸	طلحہ نے اپنے لیے جنت واجب کرلی	۶۹
۳۹	حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ	۷۰
۴۰	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حواری	۷۰
۴۱	حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ	۷۱
۴۲	احد کی لڑائی میں استقامت اور فرشتوں کا ان کی مدد کرنا	۷۱
۴۳	آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز ادا کی	۷۲

۴۴	سید المسلمین؛ یعنی مسلمانوں کے سردار	۷۳
۴۵	ایک تاریخی (Historical) نکاح	۷۴
۴۶	حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ	۷۵
۴۷	اسلام قبول کرنے کی وجہ سے ماں نے کھانا پینا چھوڑ دیا	۷۵
۴۸	حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی ایک خاص خوبی	۷۶
۴۹	اسلامی جہاد کی تاریخ میں سب سے پہلا تیر چلانے والے	۷۶
۵۰	حضرت سعد رضی اللہ عنہ ''مستجاب الدعوات'' تھے	۷۷
۵۱	ایک عبرت ناک واقعہ	۷۷
۵۲	حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ	۷۸
۵۳	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے میں آپ رضی اللہ عنہ کی قربانی	۷۹
۵۴	ایک حیرت انگیز قصہ	۸۰
۵۵	حضرت ابوعبیدہ ابن الجرّاح رضی اللہ عنہ	۸۲
۵۶	آپ رضی اللہ عنہ کو بارگاہِ نبوت سے ''امین'' ہونے کا پروانہ ملا	۸۲
۵۷	آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے اپنے دانت کی قربانی	۸۲
۵۸	حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کا دل دہلا دینے والا ایک واقعہ	۸۳
۵۹	طاعونِ عمواس اور حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی وفات	۸۵
۶۰	طاعون سے بچانے کے لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط	۸۵
۶۱	حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کا جواب	۸۶

۶۲	جواب پڑھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو	۸۶
۶۳	حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی وفات	۸۷
۶۴	حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے مزار پر	۸۸

چوتھا باب: آداب واخلاق

۶۵	سڑک کے حقوق	۹۰
۶۶	پبلک مقامات پر لعنتی لوگ	۹۱
۶۷	راستے سے کانٹے اُٹھانے والا	۹۲
۶۸	عزت کی حفاظت	۹۳
۶۹	بال دور کرنے کا بیان	۹۳

پانچواں باب: متفرقات

۷۰	قیامت کی نشانیاں	۹۷
۷۱	قیامت کی دس بڑی نشانیاں	۱۰۰
۷۲	دجال کا ظاہر ہونا	۱۰۱
۷۳	آسمان سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اترنا اور دجال کا قتل	۱۰۳
۷۴	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اترنا	۱۰۴

۷۵	یاجوج ماجوج	۱۰۶
۷۶	دَابَّۃُ الْاَرْض	۱۰۹
۷۷	دخان؛ یعنی دھوئیں کا نکلنا	۱۱۱
۷۸	آگ کا نکلنا	۱۱۳
۷۹	زمین کا دھنسنا	۱۱۴
۸۰	سورج کا مغرب سے نکلنا	۱۱۵
۸۱	ہندوستان میں اسلام کی شروعات	۱۱۸
۸۲	ہندوستان میں صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی آمد	۱۱۹
۸۳	وہ جس کو گالیاں سن کر دعا دینے کی عادت تھی	۱۱۹
۸۴	طائف کی دعا کی برکت سے ہندوستان میں اسلام	۱۲۰
۸۵	ہندوستان میں آنے والے صحابۂ کرام، تابعین اور تبعِ تابعین رحمہم اللہ کی تعداد	۱۲۱
۸۶	ہندوستان پر تقریباً ساڑھے سات سو (۷۵۰) سالہ مسلمانوں کی خود مختار حکومت	۱۲۲
۸۷	خاندانِ غلامان کی حکومت	۱۲۲
۸۸	خلجی خاندان	۱۲۳
۸۹	تغلق خاندان	۱۲۳
۹۰	سید خاندان	۱۲۳

۹۱	لودھی خاندان	۱۲۳
۹۲	سوری خاندان	۱۲۳
۹۳	مغل خاندان (پہلا دور)	۱۲۴
۹۴	(دوسرا دور)	۱۲۴
۹۵	ہندوستان کی آزادی کی مختصر تاریخ اور اس میں مسلم عوام اور علما کی قربانیاں	۱۲۵
۹۶	۱۶۰۰ء سے ۱۸۰۳ء تک کا زمانہ	۱۲۵
۹۷	انگریز کے بھارت میں آنے کا مقصد اور ایسٹ انڈیا کمپنی	۱۲۵
۹۸	انگریزوں سے باقاعدہ سب سے پہلی جنگ	۱۲۶
۹۹	سلطان حیدر علی اور آپ کے بیٹے ٹیپو سلطان شہیدؒ کی انگریز کے ساتھ جنگ	۱۲۷
۱۰۰	انگریز کا دہلی کی طرف آگے بڑھنا	۱۲۸
۱۰۱	۱۸۰۳ء سے ۱۸۵۷ء کا زمانہ	۱۲۹
۱۰۲	انگریز کے خلاف سب سے پہلا فتویٰ	۱۲۹
۱۰۳	جنگِ آزادی کی تاریخ اور مسلمانوں کی قربانیاں	۱۳۰
۱۰۴	۱۸۵۷ء سے ۱۹۴۷ء کا زمانہ	۱۳۰
۱۰۵	انگریزوں کے خلاف بغاوت کا فتویٰ اور اکتیس علما کے اس پر دستخط	۱۳۰
۱۰۶	شاملی کی میدان میں انگریز کے خلاف لڑائی	۱۳۱

۱۰۷	انگریز کے مظالم	۱۳۱
۱۰۸	ریشمی رومال تحریک اور مالٹا	۱۳۲
۱۰۹	بے مثال قومی اتحاد	۱۳۳
۱۱۰	مختلف ممالک میں انگریزوں کے خلاف امداد کی غرض سے محنت	۱۳۳
۱۱۱	ترکِ موالات، عدمِ تعاون (Non cooperation) کا فتویٰ	۱۳۵
۱۱۲	ترکِ موالات اور عدمِ تعاون کی تحریک کیا ہے؟	۱۳۵
۱۱۳	دوسری تحریکیں	۱۳۶
۱۱۴	عجیب وغریب منظر	۱۳۸
۱۱۵	اشفاق اللہ خان کو ۲۷ سال کی عمر میں پھانسی	۱۳۹
۱۱۶	جنگِ آزادی کے چند بڑے بڑے ہیرو	۱۳۹
۱۱۷	دہلی کے انڈیا گیٹ پر مجاہدینِ آزادی کے نام	۱۴۳

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی اٰلہ وصحبہ اجمعین، أما بعد!

الحمد للہ! تعلیم الدین کے چار حصے چھپ کر منظرِ عام پر آ گئے، اللہ تعالیٰ نے اس کو امید سے بڑھ کر مقبولیت عطا فرمائی اور بہت سارے حضرات نے حوصلہ افزا عجیب وغریب تأثرات پیش کیے، بہت ساری مساجد اور بہت سارے گھروں میں باقاعدہ اس کی تعلیم شروع ہوگئی اور نورانی مکاتب کے علاوہ بہت سارے مکاتب میں اس کو داخلِ نصاب کیا گیا، فللہ الحمد علی ذلك.

کچھ تأثرات یہاں نقل کیے جاتے ہیں:

۸، ۹ رجنوری ۲۰۲۱ء بندے کو حضرت مولانا قمر الزماں صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی زیارت وملاقات کی نیت سے الہ آباد حاضری کی سعادت حاصل ہوئی، اس موقع پر حضرت کی خدمت میں ''بچوں کو پڑھانے کا طریقہ''، ''محفوظات کا آسان نصاب'' اور ''بچوں کا تحفہ'' کے ساتھ ''تعلیم الدین'' کے چار حصے بھی پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی، حضرت بے انتہا خوش ہوئے اور دو دن کے قیام کے درمیان تقریباً دو تین مجلسوں میں علما اور حاضرینِ مجلس کے سامنے اس کا تذکرہ فرمایا اور ایک عجیب جملہ ارشاد فرمایا کہ: ''یہ الہامی کام ہو رہا ہے''۔

ایک مجلس میں وہاں کے حدیث کے ایک قدیم استاذ مولانا مقصود احمد کے سامنے فرمایا کہ: ''یہ سب بنیادی باتیں تو بڑوں کو بھی معلوم نہیں ہیں، یہ کتاب بچوں کے

ساتھ بڑوں کے لیے بھی ان شاء اللہ! مفید ثابت ہوگی اور فرمایا کہ: اس کو میں ان شاء اللہ! مکمل دیکھوں گا، آپ کی جو کتاب بھی آتی ہے میں اس کو برابر دیکھتا ہوں''۔

مدرسہ عربیہ امدادیہ مراد آباد کے شیخ الحدیث حضرت مولانا اسجد ندوی دامت برکاتہم رقم طراز ہیں کہ:

''تعلیم الدین کے عنوان سے جو نصابی سلسلہ آپ کا مرتب کردہ ہے، اس حقیر کو بہت پسند آیا اور دل سے آپ کے لیے کلماتِ دعا و تشکر جاری ہوئے''۔

حضرت مولانا رحمت اللہ صاحب کشمیری دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں پیش کیا تو دیکھتے ہی فرمایا کہ: ''ماشاء اللہ! طباعت بہت معیاری ہے''۔

اللہ کے فضل و کرم سے اس کا اچھا خاصا کام لاک ڈاؤن کے زمانے میں ہوا، اب یہ پانچواں حصہ امّت کی خدمت میں پیش ہے، اور عنقریب چھٹا حصہ ان شاء اللہ! امت کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔

حق تعالیٰ اس مبارک سلسلے کو بے انتہا مقبول و عام فرمائے اور امّت کے ایمان و اسلام کی حفاظت کا اس کو ذریعہ بنائے، آمین۔

اس کتاب کو تیار کرنے میں جن حضرات نے جس طرح کا بھی تعاون کیا اللہ تعالیٰ ان تمام کو دارین میں بہترین بدلہ عطا فرمائے اور اپنی رضا کا ذریعہ بنائے، آمین۔

(حضرت مفتی) محمود (صاحب) حافظجی

مؤرخہ: ۵/ جمادی الاخریٰ ۱۴۴۲ھ

مطابق: ۱۹/ جنوری ۲۰۲۱ء

اسلامی عقیدے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسلمانوں کے مختصر عقیدے

① صرف ایک حقیقی معبود اللہ تعالیٰ ہی ہمارے اور سارے عالم کے پیدا کرنے والے ہیں۔

② اسی اللہ تعالیٰ میں کمال اور بڑائی کی تمام خوبیاں موجود ہیں۔

③ وہی اللہ تعالیٰ ہر قسم کے عیب اور نقصان و کمی سے پاک ہیں۔

④ قرآن شریف اسی اللہ تعالیٰ کا قدیم ازلی (یعنی جو ہمیشہ سے ہو) کلام ہے۔ ⑤ یہ سارا عالم اسی اللہ تعالیٰ نے اپنے ارادے سے پیدا کیا ہے۔

⑥ بندوں کے تمام کام کے پیدا کرنے والے اللہ تعالیٰ ہیں اور بندے محض کاسِب (یعنی ان کاموں کے کرنے والے) ہیں۔

⑦ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی نیکی سے راضی اور گناہ سے ناراض ہوتے ہیں۔

⑧ اللہ تعالیٰ کسی بندے کو اس کی طاقت سے زیادہ حکم نہیں کرتے۔

⑨ ہر کسی کی موت کا ایک وقت مقرر ہے۔

⑩ جس کو قتل کیا جاتا ہے وہ بھی اپنے مقررہ وقت پر ہی مرتا ہے۔

⑪ حرام بھی رزق ہے؛ یعنی انسان اپنی ضروریاتِ زندگی جن چیزوں سے پوری کرتا ہے وہ چاہے حلال ہو یا حرام ان کو رزق ہی کہیں گے؛ کیوں کہ

جو پوری عمر حرام کھانے پر زندگی گذارتا ہے اس نے بھی اللہ تعالیٰ ہی کی روزی پر زندگی گذاری ہے۔

⑫ ہر کوئی اپنا رزق کھاتا ہے۔

⑬ کوئی کسی کا رزق کھا ہی نہیں سکتا۔

⑭ ہدایت اور گمراہی حقیقۃً اللہ تعالیٰ کی چاہت پر موقوف ہے۔

⑮ بندوں کے لیے ظاہر میں جو بھی فائدے والی چیز ہو اسی کو موجود کرنا اور عطا کرنا اللہ تعالیٰ پر ضروری نہیں ہے۔

⑯ قیامت میں نیک بندوں کو اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا۔

⑰ بُرے لوگوں کے لیے قبر کا عذاب یقینی ہے۔

⑱ قبر میں مُردوں سے منکر نکیر کا سوال کرنا بھی یقینی ہے۔

⑲ مرنے کے بعد قیامت کے دن سب کا دوبارہ زندہ ہونا یقینی ہے۔

⑳ قیامت کے دن ترازو پر اعمال کا تولنا یقینی ہے۔

㉑ قیامت کے دن حساب کتاب کا ہونا اور سب کو اپنے اپنے اعمال نامے ملنا یقینی ہے۔

㉒ قیامت کے دن آں حضرت ﷺ کا حوضِ کوثر یقینی ہے۔

㉓ جہنم پر پل صراط ہوگا اور اس پر سے سب کو گزرنے کا حکم ہونا یقینی ہے۔

㉔ جنت اور دوزخ یقینی ہے۔

㉕ جنت اور دوزخ اِس وقت موجود ہیں اور ہمیشہ موجود رہیں گی۔

(۲۶) جنت اور دوزخ اور ان میں رہنے والے کبھی نہیں مریں گے۔

(۲۷) کوئی شخص صرف گناہِ کبیرہ کے کرنے سے ایمان سے نہیں نکلتا۔

(۲۸) کوئی شخص صرف گناہِ کبیرہ کے کرنے سے کفر میں داخل نہیں ہوتا۔ یعنی ہم اہلِ سنت والجماعت کسی مسلمان کو گناہ کرنے کی وجہ سے کافر نہیں کہتے، ہاں! جب یقین کے ساتھ یہ معلوم ہو جائے کہ وہ ان گناہ کو حلال اور جائز سمجھ کر کرتا ہے تب ایمان سے نکل جائے گا۔

(۲۹) اللہ تعالیٰ شرک کو ہرگز معاف نہیں کرتے۔

(۳۰) اگر اللہ چاہیں گے تو شرک کے سوا ہر قسم کے صغیرہ و کبیرہ (چھوٹے بڑے) گناہوں کو معاف کر دیں گے۔

(۳۱) اگر اللہ چاہیں گے تو چھوٹے گناہ پر بھی عذاب دیں گے۔

(۳۲) اگر اللہ چاہیں گے تو کبیرہ گناہ کو توبہ کے بغیر بھی معاف کر دیں گے۔

(۳۳) گناہِ کبیرہ؛ بلکہ کسی بھی نافرمانی کو حلال اور جائز جاننا کفر ہے، جو ہرگز معاف نہیں کیا جائے گا۔

(۳۴) گناہِ کبیرہ والے مسلمان بھی شفاعت کے امیدوار ہو سکتے ہیں۔

(۳۵) ہمیشہ کا عذاب اور جہنم صرف کفار و مشرکین کے لیے ہے۔

(۳۶) مسلمان کے لیے ہمیشہ کا عذاب نہیں ہے، خواہ کتنا ہی بڑا گنہ گار ہو اور بلا توبہ مرا ہو۔

(۳۷) مسلمان گنہ گاروں کو اللہ جتنا چاہیں گے اتنا عذاب دے کر پھر

جنت میں لے جائیں گے۔

(۳۸) نیک اعمال کامل ایمان کا اثر اور پھل ہے۔

(۳۹) ایمان صرف دین کے ارکان (ضروری احکام اور باتوں) پر دل سے یقین اور زبان سے اقرار کا نام ہے۔

(۴۰) نیک اعمال کے کم زیادہ ہونے سے خود ایمان کم زیادہ نہیں ہوتا؛ بلکہ ایمان کا نور کم زیادہ ہوتا ہے۔

(۴۱) ایمان اور اسلام ذات کے اعتبار سے ایک ہی چیز ہیں۔

(۴۲) ہر مسلمان شک کے بغیر یقین کے ساتھ کہے کہ: میں مؤمن ہوں، یہ نہ کہے کہ: ان شاء اللہ! میں مؤمن ہوں۔

(۴۳) تقدیر میں جو انسان نیک یا برا لکھ دیا گیا ہے اس میں تبدیلی ہو ہی نہیں سکتی۔

(۴۴) انبیائے علیہم السلام کے بھیجنے میں اللہ تعالیٰ کی بڑی رحمت اور حکمت ہے۔

(۴۵) اللہ تعالیٰ نے بہت سے انبیائے کرام علیہم السلام کو معجزات اور دلائل دے کر مخلوق کی ہدایت کے لیے بھیجا ہے۔

(۴۶) انبیائے کرام علیہم السلام کی کوئی خاص تعداد اور پکی گنتی ہم کو معلوم نہیں۔

(۴۷) انبیا علیہم السلام میں سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام اور سب سے آخر میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھیجے گئے ہیں۔

(۴۸) سب انبیائے کرام علیہم السلام اچھی اچھی خوبیوں والے اور ہر قسم کے

گناہ اور عیبوں سے پاک ہیں۔

(۴۹) انبیائے کرام علیہم السلام میں سے ہر ایک نے اللہ تعالیٰ کا دین پہنچانے کی اپنی ذمے داری ادا کر دی ہے۔

(۵۰) انبیائے کرام علیہم السلام میں سب سے افضل ہمارے نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں (دوسرا نمبر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہے)۔

(۵۱) فرشتے اللہ تعالیٰ کے ایک نورانی معصوم، فرماں بردار بندے ہیں۔

(۵۲) اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام علیہم السلام پر اپنی بہت سے کتابیں اتاری ہیں۔

(۵۳) بیداری کی حالت میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معراج کو ہم یقینی مانتے ہیں۔

سے تشریف لے جائیں گے، پھر دنیا میں آپ کی وفات ہوگی اور مدینہ منورہ میں روضۂ اقدس میں حضرت نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس میں دفن ہوں گے، پھر قیامت کی بالکل آخری نشانیاں ظاہر ہوں گی۔

یاجوج ماجوج

دجال کے قتل کے بعد یاجوج ماجوج نکلیں گے اور ان کے مرد، عورت اور بچے سب پوری دنیا میں بہت زیادہ فساد مچائیں گے۔

یاجوج ماجوج کئی ہزار سال پہلے پیدا ہو چکے ہیں، ان کا چہرہ چوڑا اور آنکھیں چھوٹی اور سر کے بال کالے اور لال ہوں گے۔

یاجوج ماجوج انسانوں میں سے ہیں اور حضرت نوح علیہ السلام کے چار لڑکوں میں سے یافِث کی اولاد ہیں، ان کے کل ۲۲ خاندان ہیں جن میں سے

ہوں گے، اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ پیغام آئے گا کہ:

اب ہم اپنے ایسے بندوں کو دنیا میں نکالیں گے جن کا مقابلہ کرنے کی کسی میں طاقت نہ ہوگی؛ لہٰذا اے عیسیٰ! تم ایمان والوں کو لے کر ''طور پہاڑ'' پر چلے جاؤ۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایمان والوں کو لے کر طور پہاڑ پر چلے جائیں گے اور باقی دنیا میں جو ایمان والے ہوں گے وہ اپنے اپنے علاقوں کے پہاڑوں پر چلے جائیں گے، پھر یاجوج ماجوج اللہ کے حکم سے ذوالقرنین کی بنائی ہوئی دیوار کو توڑ کر پوری دنیا میں پھیل جائیں گے اور فساد مچائیں گے، ان کی کم سے کم تعداد عام انسانوں کی تعداد سے دس گنا زیادہ ہوگی اور ان کے کھانے پینے اور تباہی مچانے کا حال یہ ہوگا کہ دنیا میں جتنا کھانا پینا ہے یہ لوگ سب کھا کر ختم کر دیں گے؛ یہاں تک کہ اگر کسی دریا پر سے گزریں گے تو صرف ان کا آگے والے لوگ اس کے پانی کو اس طرح پی جائیں گے کہ پیچھے آنے والے لوگ سوچیں گے کہ یہاں کبھی پانی تھا بھی یا نہیں؟

جب کھانے پینے کا سامان ختم ہونے لگے گا تو مہنگائی اور غریبی اور بھوک بہت زیادہ بڑھ جائے گی۔

جب ان کا ظلم خوب بڑھ جائے گا اور کوئی ان کا مقابلہ نہیں کرے گا تو یہ لوگ آپس میں بات کریں گے کہ ہم نے دنیا والوں کو ختم کر دیا اب آسمان والوں کو بھی ختم کر دیں گے؛ چناں چہ بیت المقدس کے ایک پہاڑ ''جَبَلُ

الْخُمَر'' پر یہ لوگ تیر کمان لے کر چڑھیں گے اور پوری طاقت لگا کر آسمان کی طرف تیر چلائیں گے۔

اللہ کی شان بھی نرالی ہے کہ اللہ اپنی قدرت سے ان تیروں کو خون والا کر کے واپس کریں گے؛ تاکہ یہ دیکھ کر یاجوج ماجوج کہیں گے کہ: ہم نے آسمان والوں کو بھی ختم کر دیا۔

جب بھوک کی وجہ سے سب لوگ پریشان ہوں گے تب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دوسرے مسلمان اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کریں گے اور اللہ تعالیٰ اس دعا کو قبول کرلیں گے اور یاجوج ماجوج کی گردن پر اللہ تعالیٰ کوئی کیڑا پیدا کر دیں گے اور ایک رات گزرے گی اور تمام کے تمام یاجوج ماجوج مر چکے ہوں گے۔

پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ایمان والے پہاڑ سے اتریں گے، پوری دنیا کی زمین پر یاجوج ماجوج کی لاشیں پڑی ہوں گی؛ یہاں تک کہ ایک بالشت کے برابر بھی کوئی جگہ ان کی لاشوں سے خالی نہ ہوگی اور ان کی لاشیں سڑ کر خطرناک بدبو والی ہوجائے گی، جو لوگوں سے برداشت نہ ہوسکے گی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ایمان والے اللہ کے دربار میں دعا کریں گے اور اللہ ان کی دعا قبول فرما کر بڑے بڑے اونٹ کی طرح اونچی لمبی گردن والے پرندے بھیجیں گے، وہ پرندے ان کی لاشوں کو اٹھا اٹھا کر دریا میں ڈال دیں گے؛ گویا یہ پرندے جے سی بی (JCB) کا کام کریں گے، جب ساری لاشیں

دریا میں ڈال دی جائیں گی تو اللہ تعالیٰ شہر، جنگل ہر جگہ بارش برسائیں گے جس کی وجہ سے زمین شیشے کی طرح بالکل صاف ستھری اور بدبو سے پاک ہوجائے گی۔

اب پوری دنیا میں صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ایمان والے ہی زمین پر باقی رہیں گے، ان کے علاوہ کوئی باقی نہیں بچے گا تو اللہ زمین پر برکتوں کو اس طرح کھول دیں گے کہ ایک انار کا پھل ایک جماعت کے کھانے کے لیے کافی ہوگا اور ایک گائے کا دودھ ایک پورے قبیلہ کو کافی ہوگا، یہ ساری کی ساری نعمتیں ایمان والوں کے لیے ہوگی۔

دَابَّۃُ الْاَرْض

قیامت کی آخری نشانیوں میں سے ایک دابۃ الارض ؛یعنی ایک بھیانک جانور کا نکلنا بھی ہے۔

اس جانور کا جسم کیسا ہوگا؟

اس جانور کے بدن پر بہت سارے رنگ (کلر) ہوں گے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ اس جانور کی تفصیل بیان فرماتے ہیں کہ:

اس جانور کے پیر میں بال ہوں گے، داڑھی بھی ہوگی؛ لیکن اس کی دُم نہیں ہوگی، اتنا بڑا جانور ہوگا کہ تین دن میں چٹان سے اس کے بدن کا صرف تہائی حصہ نکل سکے گا اور اس کو پورا باہر نکلنے میں تقریباً ۱۰ دن لگیں گے اور یہ تیز

گھوڑے کی طرح چلتا ہوگا۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: اس کی آنکھیں خنزیر کی طرح اور کان ہاتھی کی طرح اور اس کے سینگھ کی جگہ اونٹ کی طرح اور گردن شترمرغ کی طرح اور سینہ شیر جیسا اور رنگ چیتے جیسا اور کمر بلی کی طرح اور دُم مینڈھے کی طرح ہوگی اور ہر دو جوڑ کے درمیان بارہ گز کا فاصلہ ہوگا، اتنے عجیب وغریب بدن والا یہ جانور ہوگا۔

وہ کہاں اور کب ظاہر ہوگا؟

یہ جانور سب سے پہلے مکہ کے کسی جنگل میں ظاہر ہوگا، پھر لمبی مدت کے بعد دوبارہ یہ جانور ظاہر ہوگا اور اب پوری دنیا میں تمام لوگوں کی زبان پر اس کا چرچہ ہوگا کہ: دابۃ الارض جو قیامت کی بڑی نشانی ہے ظاہر ہو چکا ہے؛ یہاں تک کہ مکہ میں بھی یہ خبر عام ہوجائے گی، پھر اچانک ایک دن حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے بیچ والی جگہ پر اپنا سر ہلا ہلا کر سر سے مٹی جھاڑ رہا ہوگا، لوگ اس کو دیکھ کر بھاگنے لگیں گے، اسی طرح صفا پہاڑ کی چٹان اور محلہ اجیاد کی چٹان سے نکلے گا اور مشرق کا رخ کر کے ایسی چیخ مارے گا کہ اس کی آواز پوری دنیا میں پہنچ جائے گی۔

پھر وہ ملکِ شام، پھر یمن، پھر مکہ کے قریب عسفان نامی ایک جگہ پر اسی طرح چیختا چلاتا ہوا پہنچ جائے گا، اس کی آواز اتنی بھیانک ہوگی کہ حمل والی عورت کے حمل گر جائیں گے، میٹھا پانی کڑوا ہوجائے گا، دوست دشمن بن

جائیں گے اور حکمت اور علم دنیا سے اٹھ جائے گا اور پوری دنیا جہالت سے بھر جائے گی۔

وہ کب نکلے گا؟

جب لوگوں میں عام بگاڑ آجائے اور فساد اور گمراہی مچانے لگیں؛ یہاں تک کہ اپنے دین کو چھوڑنے لگیں اور احکام کو بدلنے لگیں تب مزدلفہ کی رات؛ یعنی نویں ذی الحجہ اور دسویں ذی الحجہ کے بیچ کی رات کو نکلے گا۔

آکر کیا کرے گا؟

دابۃ الارض آکر پوری دنیا میں چکر لگا کر ہر ایک انسان پر نشانی لگائے گا، جس کی وجہ سے ایمان والوں کے چہرے روشن چمکتے ہوں گے اور کافروں کے چہرے کالے ہوجائیں گے، اس سے کوئی نہ بچ سکے گا، نہ دھوکہ دے سکے گا اور یہ مسلمانوں اور کافروں کو الگ الگ کردے گا۔

دخان؛ یعنی دھوئیں کا نکلنا

دابۃ الارض جب نشان لگا کر ایمان والے اور کافروں کو الگ الگ کردے گا تب قیامت کی بڑی آخری نشانیوں میں دخان؛ یعنی دھواں نکلے گا، آسمان اور زمین کے درمیان جتنی بھی خالی جگہیں ہیں وہ تمام جگہیں اس دھوئیں سے بھر جائے گی، جس کی وجہ سے انسان کسی چیز کو نہیں دیکھ پائے گا، کوئی بھی انسان اس سے بچ نہ سکے گا۔

یہ دھواں ایمان والوں کے لیے سردی اور چھینک کی طرح ہوگا؛ یعنی ایمان والوں کو اس سے بہت کم معمولی سی تکلیف ہوگی (قیامت کی ساری نشانیاں اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے لیے بالکل آسان بنادیں گے) اور کافروں اور منافقوں کے حق میں یہ دھواں اتنا خطرناک اور تکلیف دینے والا ہوگا کہ ان کے بدن میں گھس کر ان کے تمام جوڑوں کو پھاڑ دے گا اور ان کے دماغوں میں گھس کر ان کو بے ہوش کر دے گا اور ان کے پورے بدن کو پھلا دے گا اور ان کے روئیں روئیں سے دھواں نکلے گا۔

پھر اللہ کا حکم ہوگا اور ایک ہوا یمن کی طرف سے چلے گی تو پوری دنیا میں جتنے بھی ایمان والے ہوں گے ان سب کا انتقال ہو جائے گا، پھر پوری دنیا میں صرف کافر اور منافق اور بدمعاش ظالم لوگ ہی بچیں گے اور اللہ ان پر قیامت قائم فرمائیں گے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ:

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْاَرْضِ اَللّٰه اَللّٰه. (مسلم ۱/ ۸۴)

ترجمہ: قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک دنیا میں اللہ کا نام لیا جاتا رہے گا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب تک ایمان والے زندہ رہیں گے تب تک قیامت نہیں آئے گی۔

پیارے بچو! دیکھو! ایک ایمان والے کی اللہ کے یہاں کتنی بڑی

قیمت ہے کہ جب تک ایمان والا رہے گا یہ پوری دنیا کا اتنا بڑا نظام چلتا رہے گا، ہر چیز اپنے وقت پر ہوتی رہے گی، یہ ایمان کی طاقت اور قیمت ہے، ہمیں اپنے ایمان کی خوب فکر اور حفاظت کرنی چاہیے۔

پھر اس دھوئیں کے بعد جب ایمان والوں کی روح قبض کر لی جائے گی اور کوئی بھی ایمان والا نہ رہے گا اور پوری دنیا کافروں اور منافقوں سے بھر جائے گی تب قیامت قائم کی جائے گی۔

آگ کا نکلنا

جب دھواں نکلنے کے بعد تمام ایمان والوں کی روح قبض ہو جائے گی اور پوری دنیا صرف کافروں سے بھری ہوگی تب اللہ تعالیٰ ایک آگ کو نکالیں گے، یہ آگ بڑی خطرناک ہوگی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: لوگوں کو قیامت کے میدان میں تین طریقوں سے لایا جائے گا:

(۱) بعض لوگ خوشی خوشی آئیں گے۔

(۲) کچھ لوگ ایک اونٹ پر دو دو، تین تین، چار چار، دس دس بیٹھ کر آئیں گے۔

(۳) کچھ لوگ ایسے ہوں گے جن کو آگ لے کر آئے گی۔

یہ آگ حجاز میں یمن کے شہر عدن کے ایک گاؤں ''اَبْیَنْ'' کے کنویں

سے یا شہر حضرموت کے سمندر سے ظاہر ہوگی۔

یہ آگ اتنی بھیانک اور خطرناک ہوگی کہ مشرق کی طرف سے یہ آگ شروع ہوگی اور لوگوں کو بھگائے گی، جب لوگ بھاگ بھاگ کر تھک جائیں گے اور تھوڑی دیر آرام کرنے کے لیے کسی جگہ رک جائیں گے تو یہ آگ بھی رک جائے گی، پھر جب لوگ آرام کر کے تیار ہو جائیں گے تب یہ آگ لوگوں کو پھر بھگائے گی اور اس طرح کرتے کرتے تمام لوگوں کو مغرب کی طرف ملکِ شام اور فلسطین کے علاقوں میں لے جا کر جمع کر دے گی۔

یاد رکھو! قیامت کا میدان فلسطین میں مسجدِ اقصیٰ کے اطراف میں قائم ہوگا اور بیت المقدس کا پورا علاقہ قیامت کا میدان ہوگا۔

یہ آگ تمام لوگوں کو بھگا کر اسی میدان میں جمع کر دے گی۔

زمین کا دھنسنا

قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے ایک نشانی دنیا میں تین جگہ زمین میں دھنسانے کے بڑے بڑے واقعات ہوں گے:

(۱) مشرق میں (۲) مغرب میں (۳) عرب میں۔

دھنسانے کے یہ تین واقعات ہو جائیں تو سمجھ لینا کہ قیامت بالکل قریب ہے۔

حضرت اُمامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

میری امت میں سے ایک قوم کھانے پینے اور کھیل کود میں رات گزارے گی، جب وہ صبح سو کر بیدار ہوں گے تو ان کے چہرے بندر اور خنزیر جیسے بن چکے ہوں گے اور ان میں سے کچھ زمین میں دھنس جائیں گے، جب لوگ صبح بیدار ہوں گے تو کہیں گے کہ: فلاں قبیلہ والے اور فلاں گھر والے رات کو زمین میں دھنسا دیے گئے....

مکہ اور مدینہ کے درمیان بیداء ایک میدان کا نام ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: اللہ کا ایک نیک بندہ کعبہ شریف کے پاس ہوگا اور ایک بہت بڑا لشکر اس نیک بندے کو پکڑنے کے لیے نکلے گا تو اللہ تعالیٰ اس پورے لشکر کو اس "بیداء" والے میدان میں زمین کے اندر دھنسا دیں گے۔

اندازہ یہ ہے کہ وہ نیک بندے حضرت مہدی رضی اللہ عنہ ہوں گے، پھر پوری دنیا میں یہ خبر پھیل جائے گی کہ حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کو پکڑنے جانے والا لشکر دھنسا دیا گیا۔ اس طرح تین بڑے واقعات پیش آئیں گے یہ بھی قیامت کی بہت بڑی نشانی ہے۔

سورج کا مغرب سے نکلنا

قیامت کی آخری نشانیوں میں سے ایک بڑی نشانی سورج کا مغرب سے نکلنا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ: جب تک

سورج مغرب سے نہ نکلے وہاں تک قیامت نہیں آئے گی۔

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ قیامت سے پہلے اس زمین وآسمان کا پورا نظام بدل دیں گے کہ یہ سورج روزانہ ڈوبنے کے بعد اللہ کے عرش کے سامنے جا کر سجدہ کرتا ہے، پھر اللہ اس کو اجازت دیتے ہیں کہ تم جہاں سے آئے وہیں واپس لوٹ جاؤ اور پھر سورج اپنی عادت کے مطابق وقت پر نکلتا ہے؛ لیکن ایک دن آئے گا جب وہ اللہ کے عرش کے سامنے سجدہ کر کے اجازت مانگے گا؛ لیکن اس دن اس کو اجازت نہیں ملے گی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوگا کہ جہاں سے آیا ہے وہیں واپس چلا جا؛ یعنی آج مغرب سے نکلنا ہے؛ چناں چہ اس دن صبح سورج مغرب کی جانب سے نکلے گا، یہ دیکھ کر بہت سے لوگ ایمان لائیں گے؛ لیکن اب ان کا ایمان قبول نہ ہوگا اور نہ ہی ان کے کوئی نیک اعمال اور توبہ قبول ہوگی اور توبہ کے دروازے بند کر دیے جائیں گے۔

سورج مغرب سے نکلے گا اس سے پہلے والی رات کی تین نشانیاں حدیثِ پاک میں ملتی ہیں:

(۱) وہ رات اتنی لمبی ہوگی کہ رات میں چلنے والے مسافر چل چل کر گھبرا جائیں گے، بچے سو سو کر اکتا جائیں گے، جانور چلّانا شروع کر دیں گے؛ لیکن سورج نہیں نکلے گا؛ یہاں تک کہ لوگ گھبرا کر رونا اور توبہ کرنا شروع کر دیں گے، یہ رات تقریباً تین یا چار راتوں جتنی لمبی ہوگی۔

(۲) انتظار کے بعد تھک کر اور گھبرا کر چراغ لے کر لوگ سورج کی

تلاش کریں گے، پھر اس کے بعد سورج مغرب سے نکلے گا؛ لیکن روشنی بہت ہی کم اور دھیمی ہوگی جیسے سورج گرہن کے وقت ہوتی ہے۔

(۳) مغرب سے نکلنے کے بعد سورج آہستہ آہستہ اوپر چڑھے گا اور آسمان کے بیچ تک آئے گا، پھر بیچ ہی سے واپس لوٹ کر مغرب ہی میں ڈوب جائے گا۔

اب اس کے بعد قیامت اس طرح اچانک آئے گی کہ دو آدمی خرید و فروخت کر رہے ہوں گے، ابھی ان کا سودا پورا نہ ہوگا کہ اچانک قیامت آجائے گی کہ: ایک آدمی اونٹنی کا دودھ نکالے گا اور اس دودھ میں سے ایک گھونٹ بھی نہ پی سکے گا کہ قیامت آجائے گی؛ یہاں تک کہ ایک آدمی نے دسترخوان پر بیٹھ کر ایک لقمہ اٹھایا ہوگا، وہ لقمہ اس کے منہ میں پہنچنے سے پہلے ہی قیامت آجائے گی۔

قیامت جب آجائے گی، پھر لوگوں کو دوبارہ زندہ کر کے حشر کے میدان میں جمع کیا جائے گا، پھر حساب و کتاب ہوگا اور اللہ تعالیٰ جنتیوں کو جنت میں اور جہنمیوں کو جہنم میں ڈال کر موت کو موت دے دیں گے، اب جو جہاں ہے وہیں رہے گا، جنتی جنت میں ہمیشہ ہمیش عیش و آرام سے رہیں گے اور جہنمی جہنم کے سخت ترین عذاب میں ہمیشہ ہمیش مبتلا رہیں گے اور اللہ کا وعدہ پورا ہو جائے گا۔

ہندوستان میں اسلام کی شروعات

انسان جب سے دنیا میں آیا تب سے ہی اسلام ہندوستان میں آیا:

① بعض روایات کے مطابق پہلے انسان جو پہلے نبی بھی تھے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام آسمان سے دنیا میں ہندوستان کی سرزمین پر اترے۔

② پنجاب میں سرہند کے قریب ایک دیہات ''براس'' میں دو نبیوں حضرت ابراہیم اور حضرت خضر علیہما الصلوٰۃ والسلام کی قبریں آج بھی بتائی جاتی ہیں، یہ دونوں مذکورہ انبیاء علیہما الصلوٰۃ والسلام والد اور صاحب زادے تھے۔

نوٹ: یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام مشہور نبی حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے علاوہ ہیں۔

③ جب مکہ والوں نے حضرت نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ کے سچا ہونے پر معجزہ مانگا تو اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچائی میں چاند کے دو ٹکڑے کیے، اس کو ''معجزۂ شق القمر'' کہتے ہیں۔

اس کو دیکھ کر بعض تاریخی روایات سے معلوم ہوتا کہ ہندوستان کے شہر ''قنوج'' کا بادشاہ ''سربانک'' حضرت نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا۔

④ اسی طرح ایک ہندوستانی بادشاہ کا حضرت نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں تحفہ بھیجنا بھی ثابت ہے، حاکم نیشاپوریؒ نے اپنی کتاب ''المستدرک'' میں

اس واقعہ کو ذکر کیا ہے۔

ہندوستان میں صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی آمد

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خلیفہ ہونے کے چار سال بعد سن ۱۵ ہجری میں حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کو بحرین اور عَمّان کا والی مقرر کیا، حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی "حضرت حکم بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ" کو ایک لشکر کا کمانڈر بنا کر ہندوستان کی بندرگاہ "تھانہ" اور "بھروچ" کے لیے روانہ کیا اور اپنے دوسرے بھائی "مغیرہ بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ عنہ" کو فوج دے کر، "دبیل (کراچی)" کے لیے روانہ کیا۔

وہ جس کو گالیاں سن کر دعا دینے کی عادت تھی

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب طائف والوں نے پتھروں سے لہولہان کر کے نکال دیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم طائف سے باہر ایک جگہ جس کا نام "قَرْنُ الثَّعَالِبْ" ہے وہاں پہنچے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ: میں وہاں بیٹھا ہوا تھا، کچھ ہوش تھا، میں نے دیکھا کہ میرے اوپر ایک بادل سایہ کیے ہوئے ہے، اس میں سے حضرت جبریل نے علیہ السلام مجھے آواز دی کہ: طائف والوں نے آپ کے ساتھ جو برتاؤ کیا اللہ نے وہ سب دیکھ لیا اور سن لیا، آج اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ مَلَکُ الجِبال؛ یعنی پہاڑوں کے فرشتے کو بھیجا ہے آپ جو چاہیں اس کو حکم دیں۔

اتنے میں پہاڑ کے فرشتے نے آپ کو سلام کیا اور عرض کیا کہ: اگر آپ

چاہیں تو ''اَخْشَبَیْن'' نامی پہاڑوں میں ان طائف والوں کو کچل دوں؟

اللہ کے رسول ﷺ نے جو تمام جہاں والوں کے لیے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجے گئے تھے اس فرشتے کو جواب دیا:

نہیں! اگر یہ طائف والے ایمان نہیں لاتے تو مجھے امید ہے کہ ان کی نسل میں اللہ تعالیٰ ایسے لوگ پیدا کریں گے جو صرف ایک اللہ کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے۔

اتنا ہی نہیں؛ بلکہ آپ ﷺ نے اہلِ طائف کے لیے دعا بھی فرمائی:

اے اللہ! تیرے نبی کے پیر زخمی دیکھ کر، خون کے فوارے دیکھ کر غصہ اور ناراض مت ہونا، ان کو اور ان کی اولاد کو ہدایت عطا فرما۔

طائف کی دعا کی برکت سے ہندوستان میں اسلام

چنانچہ حضور ﷺ کی وہ دعا رنگ لائی، اِس وقت پورے ہندوستان میں اسلام و ایمان کے چرچے ہیں، ہزاروں مساجد، مدارس، دار العلوم، مکاتب، خانقاہیں، مراکز آباد ہیں، یہاں سے پوری دنیا میں دین پھیل رہا ہے۔

اسی طرح پڑوسی ملک، بنگلہ دیش، نیپال، چین، بھوٹان؛ بلکہ پورے ایشیا میں جو ایمان کی بہار اور ایمان کی ہوائیں ہیں وہ ہمارے حضور ﷺ کی طائف والی دعاؤں کی برکت ہے۔

طائف کے اسی قبیلۂ بنو ثقیف جنھوں نے رسولِ اکرم ﷺ پر پتھر

برسائے تھے ان کی نسل میں ایک نوجوان پیدا ہوا جس کا نام ''محمد بن قاسم الثقفیؒ'' ہے، حجاج بن یوسف کے دور میں ہندوستان میں جو جماعت دین و اسلام لے کر آئی اس جماعت کے امیر یہی سولہ (۱۶) سالہ نوجوان محمد بن قاسم الثقفیؒ تھے، اس نوجوان نے ہندوستان کی زمین میں آکر ایمان کا پیغام سنایا اور آج تک الحمدللہ! ہمارے ہندوستان میں ایمان کی بہار ہے، اللہ تعالیٰ اس کو صبحِ قیامت تک قائم ودائم فرمائے، آمین۔ (از دیکھی ہوئی دنیا:4)

قاضی محمد اطہر مبارکپوریؒ فرماتے ہیں: ''ہندوستان طائف اور اس کے قبیلہ بنوثقیف کا یہ احسان کبھی نہیں بھول سکتا ہے، جس نے ہندوستان کو اپنی دینی وروحانی توجہ کا مرکز بنا کر (یعنی ایمان کی دعوت دینے کے لیے بھارت کی طرف خاص دھیان دیا اور) جب بھی اسے اقتدار (حکومت) ملا اس (بھارت) کی طرف رخ کیا۔

ہندوستان میں آنے والے صحابۂ کرام، تابعین اور تبعِ تابعین رضی اللہ عنہم کی تعداد

قاضی محمد اطہر مبارکپوریؒ کی تحقیق کے مطابق سرزمینِ ہند میں سترہ (۱۷) صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی تشریف آوری ہوئی، جبکہ ایک دوسرے مؤرخ محمد اسحاق بھٹی کی تحقیق کے مطابق پچیس (۲۵) صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم بھارت کی سرزمین پر تشریف لائے۔

اسی طرح محمد اسحاق بھٹی صاحب کی تحقیق کے مطابق ۴۲ رتابعین اور ۱۸ رتبعِ تابعین بھارت میں تشریف لائے۔

خلافتِ عباسیہ ۱۳۲ھ مطابق ۷۵۰ء میں قائم ہوئی۔ خلافتِ عباسیہ کے دور میں ہشام ۱۴۰ھ میں سندھ کے علاقے میں آیا اور کاٹھیاواڑ کے علاقے کو اس نے فتح کیا اور اور گجرات میں سب سے پہلی مسجد بنوائی، پھر شمال میں کشمیر کے بعض علاقوں کو فتح کیا۔

ہندوستان پر تقریباً ساڑھے سات سو (۷۵۰) سالہ مسلمانوں کی خودمختار حکومت

۹۳ھ مطابق ۷۱۲ء میں حضرت محمد بن قاسمؒ ہندوستان تشریف لائے اور سندھ سے ملتان تک کے علاقے فتح کر کے ہندوستان میں اسلامی حکومت کی بنیاد ڈالی۔ ہندوستان پر بہت سے مسلم خاندانوں نے حکومت کی، سب کی فہرست لکھی جاتی ہے۔

خاندانِ غلامان کی حکومت

حکومت کا زمانہ تقریباً: ۸۵ رسال، ۱۲۰۶ء سے ۱۲۹۰ء تک

اس خاندان کے مشہور بادشاہ سلطان شمس الدین التمشؒ اور رضیہ سلطانہ ہیں۔

خلجی خاندان

حکومت کا زمانہ تقریباً: ۳۲ رسال، ۱۲۹۰ء سے ۱۳۲۱ء تک
اس خاندان کے مشہور بادشاہ سلطان علاء الدین خلجی ہے۔

تغلق خاندان

حکومت کا زمانہ تقریباً: ۸۴ رسال، ۱۳۲۱ء سے ۱۴۱۴ء تک
اس خاندان کے مشہور بادشاہ فیروز شاہ اور ناصر الدین محمود شاہ ہیں۔

سید خاندان

حکومت کا زمانہ تقریباً: ۳۷ رسال، ۱۴۱۴ء سے ۱۴۵۱ء تک
اس خاندان کے مشہور بادشاہ سلطان مبارک شاہ اور محمد شاہ ہیں۔

لودھی خاندان

حکومت کا زمانہ تقریباً: ۷۵ رسال، ۱۴۵۱ء سے ۱۵۲۶ء تک
اس خاندان کے مشہور بادشاہ سکندر لودھی ہے۔

سوری خاندان

حکومت کا زمانہ تقریباً: ۱۵ رسال، ۱۵۴۰ء سے ۱۵۵۵ء تک
اس خاندان کے مشہور بادشاہ شیر شاہ سوری ہے۔

مغل خاندان (پہلا دور)

حکومت کا زمانہ تقریباً: ۱۴؍سال، ۱۵۲۶ء سے ۱۵۴۰ء تک

(دوسرا دور)

حکومت کا زمانہ تقریباً: ۳۰۱؍سال، ۱۵۵۶ء سے ۱۸۵۷ء تک

اس خاندان کے سب بادشاہوں کی فہرست یہاں ذکر کی جاتی ہے:

نمبر شمار	بادشاہ کا نام	حکومت کا زمانہ
۱	ظہیر الدین محمد بابر	۱۵۲۶ء سے ۱۵۳۰ء (۴؍سال)
۲	نصیر الدین محمد ہمایوں	۱۵۳۰ء سے ۱۵۴۰ء (۱۰؍سال)
۳	نصیر الدین محمد ہمایوں (دوسری مرتبہ)	۱۵۵۵ء سے ۱۵۵۶ء (ایک سال)
۴	جلال الدین محمد اکبر	۱۵۵۶ء سے ۱۶۰۵ء (۴۹؍سال، ۸؍مہینے)
۵	نور الدین محمد سلیم (جہانگیر)	۱۶۰۵ء سے ۱۶۲۷ء (۲۲؍سال)
۶	محمد شہاب الدین (شاہ جہاں)	۱۶۲۷ء سے ۱۶۵۸ (۲۹؍سال)
۷	محی الدین محمد اورنگزیب (عالمگیر)	۱۶۵۸ء سے ۱۷۰۸ء (۵۰؍سال)
۸	قطب الدین محمد معظم (بہادر شاہ اول)	۱۷۰۸ء سے ۱۷۱۲ء (۵؍سال)
۹	معز الدین محمد جہاں دار شاہ	۱۷۱۲ء سے ۱۷۱۳ء (۱۱؍مہینے)
۱۰	معین الدین محمد فرخ سیر	۱۷۱۳ء سے ۱۷۱۹ء (۶؍سال)
۱۱	رفیع الدولۃ (شاہ جہاں ثانی)	تقریباً تین مہینے

۱۲	روشن اختر (محمد شاہ رنگیلا)	۱۷۱۹ء سے ۱۷۴۸ء (۳۰ رسال)
۱۳	احمد شاہ بن محمد شاہ	۱۷۴۸ء سے ۱۷۵۴ء (۷ رسال)
۱۴	عزیز الدین محمد (عالمگیر ثانی)	۱۷۵۴ء سے ۱۷۵۹ء (۵ رسال)
۱۵	مرزا عبداللہ علی گوہر (شاہ عالم ثانی)	۱۷۵۹ء سے ۱۸۰۶ء (۴۷ رسال)
۱۶	معین الدین (اکبر شاہ ثانی)	۱۸۰۶ء سے ۱۸۳۷ء (۳۱ رسال)
۱۷	سراج الدین محمد (بہادر شاہ ظفر)	۱۸۳۷ء سے ۱۸۵۷ء (۲۰ رسال)

الغرض ۱۸۵۷ء میں انگریزوں نے ہندوستان میں اپنی حکومت قائم کی اور مغل سلطنت کو پورے پورا ختم کر دیا۔

ہندوستان کی آزادی کی مختصر تاریخ اور اس میں مسلم عوام اور علما کی قربانیاں

آزادی کی جنگ کی تاریخ میں مسلمانوں کے کارناموں کو سمجھانا اور مسلمانوں نے آزادی کے لیے جو قائدانہ خدمات انجام دیں اس کو لوگوں کے سامنے لانا بھی بہت ضروری ہے۔

۱۶۰۰ء سے ۱۸۰۳ء تک کا زمانہ
انگریز کے بھارت میں آنے کا مقصد اور ایسٹ انڈیا کمپنی

۲۴ ستمبر ۱۵۹۹ء میں لندن کے تاجروں نے آپس میں مل کر پکّا ارادہ

کیا کہ مشرقی ممالک (Eastern Countries) سے تجارت شروع کرنی چاہیے؛ چناں چہ اس غرض سے باقاعدہ ایک کمپنی (ایسٹ انڈیا کمپنی) قائم ہوئی، جس میں لندن کے دوسو (۲۰۰) سے زیادہ تاجر اور امیر لوگ شریک تھے۔

سترھویں صدی کے شروع میں کمپنی کی طرف سے انگریز تاجر ہندوستان پہنچے۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کے بہانے انگریز ہندوستان آئے اور یہیں پر ظلم کر کے قبضہ کرلیا؛ بلکہ یہاں کے رہنے والوں تک کو اپنا غلام بنالیا۔

انگریزوں کا بھارت آنے کا ایک مقصد جہاں ملک کو لوٹنا اور پورے ملک پر حکومت کرنا تھا اسی کے ساتھ ان کا مقصد یہ بھی تھا کی اس ملک میں جتنے بھی مذہب ہیں: ہندو، مسلمان سب مذہب کو ختم کر کے سب کو عیسائی بنادیا جائے۔

۱۷۰۷ء میں حضرت عالمگیر اورنگ زیبؒ کی وفات تک مغلیہ حکومت مضبوط رہی، جس کی وجہ سے انگریزوں کو باقاعدہ کامیابی نہیں مل سکی، پھر ان کے انتقال کے بعد کمزوری شروع ہوئی اور ''ایسٹ انڈیا کمپنی'' نے ظلم کر کے اپنی حکومت کو مضبوط کرنا شروع کیا۔

انگریزوں سے باقاعدہ سب سے پہلی جنگ

انگریزوں سے باقاعدہ منظم جنگ نواب سراج الدولہ کے نانا علی وردی خان نے ۱۷۵۴ء میں کی اور انگریزوں کو ہرایا۔

علی وردی خان نے کلکتہ میں موجود انگریزوں کے قلعے ''فورٹ ولیم''

(Fort William) پر حملہ کر کے انگریزوں کو بھگایا۔

۱۷۵۷ء میں پلاسی کے میدان میں بنگال کے نواب ''سراج الدولہ'' کی فوجیں اپنوں کی سازش کی وجہ سے ایسٹ انڈیا کمپنی کے مٹھی بھر فوج کے مقابلے میں ہار گئی۔

اس امتِ مسلمہ کی تاریخ میں امت کو اپنے ہی غداروں سے بڑا نقصان پہنچا، اللہ تعالیٰ ہمیں غدار بننے سے حفاظت میں رکھے۔

نواب سراج الدولہ گویا آزادیٔ ہند کے سب سے پہلے مجاہد تھے۔

سلطان حیدر علی اور آپ کے بیٹے ٹیپو سلطان شہیدؒ کی انگریز کے ساتھ جنگ

۱۷۸۰ء میں انگریزوں کے خلاف دوسرے نمبر پر آزادی کی لڑائی کرنے والے اور ملک وملت کے لیے جان وتن لٹانے والے سلطان حیدر علی اوران کے بیٹے مردِ مجاہد شیرِ میسور ٹیپو سلطان شہیدؒ ہیں، انھوں نے ۱۷۹۰ء میں پہلی مرتبہ فوجی استعمال کے لیے میسور میں بنے ہوئے راکٹس (Rockets) کو بڑی کامیابی سے کھڑا کیا۔

سلطان حیدر علی اوران کے بہادر لڑکے نے ۱۷۸۰ء اور ۱۷۹۰ء میں انگریزوں کے حملوں کے خلاف راکٹیں اور توپ کا مؤثر طور پر استعمال کیا۔

انگریز اسی استعمال کیے ہوئے راکیٹ کو لے گئے اور اس پر ریسرچ

کر کے نئے راکیٹ اور میزائل (Missile) بنائے۔

ٹیپو سلطان شہیدؒ ۱۷۸۲ء میں بادشاہ بنے اور ۱۷۸۳ء میں انگریزوں سے آپ کی پہلی جنگ ہوئی اور انگریزوں کو شکست ہوئی۔ آپ انگریزوں کے سلسلے میں ذرا بھی لچک اور نرمی کو پسند نہیں کرتے تھے۔

۲۸ ذی قعدہ ۱۲۱۳ھ مطابق ۳ مئی ۱۷۹۹ء کو حضرت سلطان ٹیپو شہیدؒ سری رنگا پٹنم کے میدان میں شہید کر دیے گئے، آپ نے انگریزوں کی غلامی اور ان کے رحم وکرم پر زندہ رہنے پر موت کو ترجیح دی، آپ کا مشہور تاریخی مقولہ ہے کہ:

گیدڑ کی سو سالہ زندگی سے شیر کی ایک دن کی زندگی اچھی ہے۔

جنرل ہارس (HORSE) حضرت ٹیپو سلطان شہیدؒ کی لاش کے قریب پہنچ کر خوشی سے چیخ اٹھا کہ: آج سے ہندوستان ہمارا ہے۔

انگریز کا دہلی کی طرف آگے بڑھنا

پھر ۱۸۰۰ء میں لارڈ لیک کی سرداری میں انگریز دہلی کی طرف بڑھے اور ۱۸۰۳ء میں انھوں نے دہلی پر قبضہ کیا اور بادشاہ (شاہ عالم) کو تاج وتخت کے ساتھ باقی رکھتے ہوئے تمام اختیارات ایسٹ انڈیا کمپنی کے تسلیم کرا لیے گئے اور اس کی تعبیر یہ کی گئی کہ:

خلق خدا کی، ملک بادشاہ سلامت کا اور حکم (Law And Order) کمپنی بہادر کا۔

۱۸۰۳ء سے ۱۸۵۷ء کا زمانہ
انگریز کے خلاف سب سے پہلا فتویٰ

جب ہر طرح کا اختیار انگریزوں کا شروع ہو چکا اور اسلامی پہچان کو مٹانے کی کوشش زوروں پر آ گئی تو ۱۸۰۳ء میں حضرت شاہ عبدالعزیزؒ نے ایک فتویٰ لکھا اور ہندوستان کے دارالحرب (کافر انگریز کا ملک) ہونے کا اعلان کیا، وہ فتویٰ فتاویٰ عزیزیہ میں ص: ۱۷ پر ہے جو ملک کی آزادی کے لیے سب سے پہلا باقاعدہ زبردست فتویٰ ہوا۔

انگریزوں کی غلامی سے آزادی کے لیے کوشش کرنے والوں میں ایک حضرت سید احمد شہیدؒ کی تحریک (جماعت) بھی ہے۔

۱۸۰۸ء میں حضرت شاہ عبدالعزیز صاحبؒ کے حکم پر حضرت سید احمد شہیدؒ نے ملک کی آزادی کے لیے کام شروع کیا اور انگریزوں کے خلاف جہاد کے لیے پچاس آدمیوں کا ایک چھوٹا سا قافلہ تیار کیا، یہ قافلہ ۱۸۱۸ء میں دہلی سے روانہ ہو گیا۔

یہاں تک کہ ۷ رمئی ۱۸۳۱ء کو جمعہ کے دن گیارہ بجے آزادی کے تین سو (۳۰۰) مجاہدین نے اپنے امیر سید احمد شہیدؒ اور شاہ اسماعیل شہیدؒ کی قیادت میں بالاکوٹ کے میدان میں اس ملک کے انسانوں کو آزادی دلانے کے لیے انگریزوں اور ان کے اتحادی سکھ ساتھیوں کے خلاف جہاد میں شہید ہوئے۔

پھر ۱۸۳۵ء تک شاہ اسحاقؒ کے داماد سید نصیر الدین نے آزادی کی تحریک چلائی۔

۱۸۴۴ء میں شاہ عبدالغنی صاحب کی سرپرستی میں آزادی کی تحریک چلی۔

ان کے بعد مولانا ولایت علی عظیم آبادیؒ اور ان کے بھائی مولانا عنایت علی عظیم آبادیؒ نے اس تحریک کو زندہ رکھنے میں اہم قربانیاں دیں۔

یکم مئی ۱۸۵۷ء میں انگریزوں کے خلاف بغاوت کرنے کے لیے شاہ جہاں پور میں ہندو مسلم مشترکہ ایک اجلاس مفتی مظہر کریم صاحب کے مکان پر ہوا، مولانا سرفراز علی نے ملک کی آزادی کے لیے پرجوش تقریر کی۔

جنگِ آزادی کی تاریخ اور مسلمانوں کی قربانیاں ۱۸۵۷ء سے ۱۹۴۷ء کا زمانہ

انگریزوں کے خلاف بغاوت کا فتویٰ اور اکتیس علما کے اس پر دستخط

۱۰ رمئی ۱۸۵۷ء کو جب انگریزوں کے خلاف ہتھیار سے بڑی بھاری لڑائی ہو رہی تھی تب مولانا فضلِ حق خیرآبادیؒ نے انگیریزوں کے خلاف بغاوت کا فتویٰ تیار کرایا، اس میں اکتیس (۳۱) مفتیانِ کرام نے انگریزوں کے خلاف بغاوت کا فتویٰ دیا اور اسی فتویٰ کی وجہ سے مولانا کو گرفتار کیا گیا، جب مولانا پر مقدمہ چلا تو مولانا نے کورٹ میں جج کے سامنے کھل کر کہا کہ:

فتویٰ میرا ہی تیار کیا ہوا ہے۔

شاملی کے میدان میں انگریز کے خلاف لڑائی

۱۸۵۷ء میں شاملی ضلع مظفرنگر (یوپی) کے میدان میں علمائے دیوبند نے انگریزوں سے باقاعدہ جنگ کی، جس کے امیر (کمانڈر) حضرت حاجی امداللہ مہاجرِ مکیؒ تھے اور حضرت مولانا یعقوب صاحب نانوتویؒ، حضرت مولانا قاسم صاحب نانوتویؒ، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ، حضرت مولانا منیر نانوتویؒ اور حضرت حافظ ضامن شہیدؒ وغیرہ حضرات اس جنگ میں شریک ہوئے۔

حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ ۱۸۵۷ء کی تحریکِ آزادی کے رہنما بھی تھے اور ۱۸۵۴ء میں آگرہ میں پادری فنڈر کے ساتھ مناظرہ بھی کیا۔

اس جنگ میں حافظ ضامنؒ شہید ہوئے اور حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ انگریزوں کی گولی لگ کر زخمی ہوئے، انگریزی حکومت کی طرف سے آپ کے نام وارنٹ نکلا؛ لیکن گرفتار نہ ہو سکے۔

اس جنگ کو انگریز نے ''غدر'' کا نام دیا۔

انگریز کے مظالم

۱۸۵۷ء کی بغاوت کا انگریز نے مسلمانوں سے سخت بدلہ لیا، ان کے

محلے کے محلے اجاڑ دیے، مساجدوں کو ویران کر دیا، ناحق گولیاں چلائی اور مسلمانوں کو پکڑ کر انگریز ہاتھی پر بیٹھا کر گلے میں پھندے ڈالتے، بہت سے علمائے کرام کو انگریزوں نے توپ کے دہانے کے ساتھ باندھ کر اڑا دیا جس سے ان کی بوٹی بوٹی اڑ گئی اور درختوں پر ان کو پھانسی پر لٹکا دیا جاتا اور اتنے دن تک رہنے دیتے کہ ان کی لاش انگریزی کے آٹھ (8) کا عدد جیسی بن جاتی تھی۔

آزادی کے ایک مجاہد پنڈت میوارام گپتا نے لکھا ہے کہ:

۱۸۵۷ء کی ناکامی کے بعد انگریزوں نے پانچ لاکھ مسلمانوں کو شہید کیا۔

1865ء میں مولانا احمد اللہ عظیم آبادیؒ، مولانا یحییٰ علیؒ، مولانا عبدالرحیم صادق پوریؒ اور مولانا جعفر تھانیسریؒ کو انڈمان بھیج دیا گیا جو کالا پانی کہلاتا ہے۔

اسی زمانے میں مولانا فضلِ حق خیرآبادیؒ، مفتی احمد کاکوریؒ اور مفتی مظہر کریم دریابادیؒ کو بھی انڈمان روانہ کیا گیا۔

یہ سب انگریزوں کے خلاف بڑی بھاری جنگ لڑ رہے تھے۔

ریشمی رومال تحریک اور مالٹا

اس کے بعد شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن دیوبندیؒ، شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ وغیرہ نے آزادی کی تحریک کو آگے بڑھایا۔

۱۹۱۲ء میں ''تحریکِ ریشمی رومال'' باقاعدہ شروع کی گئی۔

حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر ملک کی آزادی کے لیے باہر سے مختلف ملکوں کی مدد لے کر انگریزوں پر حملہ کرانا اور اندر سے بغاوت کر کے انگریزوں کو بھگانے کا پلان بنایا تھا جس کو ''تحریکِ ریشمی رومال'' کہتے ہیں۔

۱۹۱۵ء میں حضرت شیخ الہندؒ نے اپنی لمبی خفیہ وخاموش تیاریوں کے بعد انگریزی حکومت کے خاتمہ کے لیے اپنی خصوصی پلاننگ سے یہ فیصلہ کیا کہ ملک بھر میں بغاوت کے ساتھ ساتھ بیرونی طاقتوں کے ذریعہ سرحدوں سے حملے کیے جائے اور اس کام کے لیے اپنے خاص بھروسے والے شاگردِ رشید ''مولانا عبید اللہ سندھیؒ'' کو کابل (افغانستان) بھیجا، کابل میں یکم دسمبر ۱۹۱۵ء کو آزاد ہند حکومت تشکیل میں لائی گئی، جس کا صدر راجہ مہندر پرتاپ کو بنایا گیا۔

بے مثال قومی اتحاد

یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ مسلم اکثریتی (બહુમતી વારા) ملک افغانستان اور وہاں کے مسلمان ہی آزاد ہند حکومت بناوے اور اس کا صدر ہندو بادشاہ کو بنائیں، یہ مسلمانوں کے قومی اتحاد کا بے مثال جذبہ ہے!!!

مختلف ممالک میں انگریزوں کے خلاف امداد کی غرض سے محنت

اس غرض سے افغانستان، ترکی، شام، جاپان وغیرہ ممالک میں وفود روانہ کیے گئے، نیز حضرت شیخ الہندؒ بھی ۱۸ ستمبر ۱۹۱۵ء کو بذاتِ خود حجاز روانہ

ہوئے اور وہاں کے گورنر غالب پاشا اور انور پاشا سے اس سلسلے میں درخواست کی؛ لیکن قدرت کو یہ منظور نہ تھا اور پوری پلاننگ کا راز ظاہر ہو گیا اور پورے ہندوستان میں سے تقریباً ۲۲۳ تحریک کے ذمے داروں علما اور مسلم لیڈروں کو گرفتار کر لیا گیا۔

یہ تحریک تاریخ میں ''ریشمی رومال'' کے نام سے مشہور ہے۔

نوٹ: اس تحریک کی خفیہ تحریر ریشم کے رومال پر لکھی گئی اور اس کے پھول بنا کر پھولوں کی شکل میں ایک دوسرے کے پاس پہنچائی گئی تھی؛ اس لیے اس کا نام ''تحریکِ ریشمی رومال'' رکھا گیا تھا۔

اس کی یاد میں بھارت سرکار نے پانچ روپے کی پوسٹ ٹکٹ بھی شائع کی ہے۔

مالٹا یورپ میں ایک جزیرہ ہے جو اس زمانے میں انگریزوں کی حکومت میں تھا، ۲۳ صفر ۱۳۳۵ھ مطابق ۱۹۱۷ء حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ، مولانا حسین احمد مدنیؒ، مولانا عزیر گلؒ، حکیم نصرت حسین اور مولانا وحید احمد فیض آبادی کو انگریزوں کے کہنے پر حجاز سے گرفتار کر کے یورپ کے جزیرے مالٹا کی ایک جیل میں قید کر لیا گیا اور ۱۹۲۰ء کو جیل سے رہا کر کے یہ حضرات بمبئی پہنچائے گئے۔ (از دیکھی ہوئی دنیا:5)

حضرت شیخ الہندؒ ہی کے شاگردوں نے وطن کی آزادی کے لیے نومبر ۱۹۱۹ء میں جمعیۃ علمائے ہند کو قائم کیا۔

ترکِ موالات، عدمِ تعاون (Non cooperation) کا فتویٰ

مالٹا سے رہائی کے بعد ستمبر ۱۹۲۰ء کو کلکتہ میں جمعیت علمائے ہند کا ایک اجلاس منعقد ہوا، جس میں عدمِ تعاون اور ترکِ موالات کی تحریک کی بنیاد رکھی گئی، جس کے لیے ملک بھر سے پانچ سو علمائے کرام ومفتیانِ عظام کے پاس فتاویٰ لکھوائے اور اس کو جمع کر کے شائع کیا گیا، جس کی وجہ سے یہ تحریک بہت ہی مضبوطی کے ساتھ چلی اور انگریزوں کے حوصلے پست ہو گئے۔

انگریز حکومت نے ڈر کر اس فتوے کو اپنے قبضے میں لے لیا۔

ترکِ موالات اور عدمِ تعاون کی تحریک کیا ہے؟

انگریزوں نے اپنی حکومت کو مضبوط کرنے اور ہندوستانی مصنوعات (Products) اور پہچان کو ختم کرنے کے لیے انگریزی طرز، انگریزی کپڑے، انگریزی مال سامان کو ہندوستان کے لوگوں تک پھیلانا شروع کیا اور انگریزی زبان کی تعلیم کو عام کیا گیا۔

انگریزوں کے اس مشن کو ناکام کرنے کی غرض سے ”ملکی (دیسی) سامان اپناؤ اور غیر ملکی سامان کا بائیکاٹ کرو“ کی تحریک چلائی گئی؛ تاکہ ملک کی صنعت مضبوط ہو اور انگریزوں کی معاشی (Economy) پالیسی کو سخت نقصان پہنچے۔

نومبر ۱۹۲۱ء میں پھر ایک مرتبہ لاہور میں جمعیت کے اجلاس میں اس

تحریک کو تیز بنانے کے لیے جماعتی کنونشن (Convention) تشکیل دیا گیا، اس تحریک کے نتیجے میں ہندوستانیوں نے انگریزی لباس اور غیر ملکی سامان چھوڑنا شروع کیا، انھوں نے برطانوی نوکری سے استعفیٰ دے دیا، ملے ہوئے ایوارڈ واپس کیے؛ یہاں تک کہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی جو اس وقت انگریزی تعلیم سے متأثر ہوگئی تھی، حضرت شیخ الہندؒ نے اس کی بھی مخالفت کی اور ۲۶/ اکتوبر ۱۹۲۰ء کو دہلی میں جامعہ ملیہ قائم کی۔

کیا آج کے حالات میں وطن سے ایسی محبت کی ضرورت نہیں ہے کہ ہم مکمل طور پر ملک کی بنی ہوئی چیزوں کو اپنا کر ملک کی ترقی میں تعاون کریں؟

(از دیکھی ہوئی دنیا:5)

دوسری تحریکیں

۱۴/ مارچ ۱۹۲۶ء کو کلکتہ میں جمعیتِ علمائے ہند کا اجلاس ہوا، حضرت علامہ سید سلیمان ندویؒ کی صدارت میں، اس میں مکمل آزادی کی تجویز پاس کی گئی۔

۱۹۳۱ء میں سول نافرمانی کی تحریک چلی جس میں چوالیس ہزار پانچ سو (۴۴۵۰۰) مسلمانوں نے گرفتاریاں دیں۔

1930ء میں تحریکِ سول نافرمانی و نمک آندولن ہوا۔

1942ء میں ہندوستان چھوڑو تحریک (Quit India Movement)

شروع کی۔

غرض کہ ہر طرح کی قربانیاں دیتے ہوئے اور اس مشن اور تحریک کو کامیاب بنانے کے لیے ہر طرح کی تدبیریں اختیار کرتے ہوئے آگے بڑھے ؛ یہاں تک کہ مسلمانوں کے ساتھ دوسرے دھرم والوں کو بھی شریک کیا، مہاتما گاندھی کو ساتھ لیا اور دوسرے ذمّے داروں کو شریک کر کے محنت و کوشش کی۔

مسٹر موہن داس کرم چند گاندھی گجرات کے پور بندر کے ایک وکیل تھے، ساؤتھ افریقہ سے آچکے تھے، حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ جب مالٹا کی جیل سے رہا ہو کر تشریف لائے تو آپ نے ایک فارمولہ یہ بھی بتلایا کہ آزادی کی لڑائی میں ہندوؤں کو ساتھ لے کر کام کیا جائے، اس کے لیے ہندوؤں کے لیڈر کے طور پر حضرت شیخ الہندؒ نے مسٹر موہن داس کرم چند گاندھی کو پسند کیا اور حضرت مولانا عبد الباری فرنگی محلیؒ نے ان کو ''مہاتما'' کا لقب دیا، اس وقت سے وہ ''مہاتما گاندھی'' سے مشہور ہو گئے اور سب سے پہلے جمعیتِ علمائے ہند کے فنڈ سے ان کو پورے ملک کا دورہ کرایا گیا؛ تا کہ پورے ملک کے لوگ پہچان لیوے کہ یہ ہمارے آزادی کے لیڈر ہیں۔

سردار ولّبھ بھائی پٹیل گاؤں کرم سد ضلع آنند کے رہنے والے تھے، ۱۹۲۸ء میں جب انھوں نے بارڈولی سے کسانوں کی حمایت میں تحریک کا آغاز کیا تو اس تحریک کی تائید کے لیے ڈابھیل مدرسے سے ان کو فتویٰ دیا گیا۔

۱۹۳۰ء میں مہاتما گاندھی نے نمک کی تحریک اٹھا کر ڈانڈی یاترا کی

تو اس موقع پر بھی ڈابھیل مدرسے کی طرف سے ان کی تائید میں تحریر پیش کی گئی۔

ہمارے ان ہی بزرگوں اور بے لوث مسلمانوں کی بے پناہ قربانیوں کے نتیجے میں ۱۴/ ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کی درمیانی رات ہندوستان کی آزادی کا اعلان کیا گیا۔

عجیب وغریب منظر

انگریزوں نے وہ منظر بھی دیکھا کہ ہندوستان کے آخری مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر کے چہیتے صاحب زادے: مرزا مغل، مرزا خضر سلطان، مرزا ابوبکر اور مرزا عبداللہ کو قتل کر کے ان کے سر خوانچہ (خوان) میں رکھ کر ان کے سامنے پیش کیا گیا تو بادشاہ نے بڑے صبر وضبط کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا: الحمدللہ! تیمور کی اولاد سرخ رو ہو کر کے سامنے آیا کرتی ہیں۔

میمن عبدالحبیب یوسف مرفانی نے اپنی ساری دولت نیتاجی سبھاش چندر بوس کی انڈین نیشنل آرمی کو دے دی۔

مولانا محمد علی جوہر، مولانا شوکت علی نے آزادی کی خاطر دردناک سزاؤں کو برداشت کیا۔

ان کے علاوہ امام الہند مولانا ابوالکلام آزادؒ، مولانا حفظ الرحمن سیوہارویؒ اور بھی بے شمار علماء اور مسلم عوام نے اپنے خون جگر سے اس ملک کو آزاد کرایا۔

اشفاق اللہ خان کو ۲۷ رسال کی عمر میں پھانسی

اشفاق اللہ خان نے للکارتے ہوئے انگریزوں سے یہ کہا تھا:

سر فروشی کی تمنا اب ہمارے دل میں ہے
دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں ہے
وقت آنے دے بتا دیں گے تجھے اے آسماں!
ہم ابھی سے کیا بتائیں کیا ہمارے دل میں ہے

انگریزوں کے خلاف سازش کے الزام میں اشفاق اللہ خاں کو پھانسی دی گئی، اس طرح وہ انگریز حکومت کے خلاف کوشش کی سزا میں پھانسی پر چڑھ جانے والے پہلے مجاہد آزادی بن گئے، جس وقت اشفاق اللہ خاں کو پھانسی دی گئی اُس وقت ان کی عمر صرف ۲۷ رسال تھی۔

یہ مسلم قوم ہی ہے جس نے سب سے پہلے آزادی کے لیے آواز اٹھائی۔

جنگِ آزادی کے چند بڑے بڑے ہیرو

بھارت کی آزادی کے چند حضرات یہ بھی ہیں:

نمبر شمار	مسلمان مجاہدین کے نام	نمبر شمار	مسلمان مجاہدین کے نام
۱	نواب سراج الدولہ	۲	مولانا احمد اللہ شاہ فیض آبادی
۳	شیرِ میسور ٹیپو سلطان شہیدؒ	۴	نواب خان بہادر خان
۵	حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ	۶	شاہ عبد القادر لدھیانوی

۷	شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ	۸	مولانا مملوک علی دیوبندیؒ
۹	مولانا سید احمد شہیدؒ	۱۰	حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ
۱۱	مولانا ولایت علی صادق پوریؒ	۱۲	حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ
۱۳	سراج الدین محمد بہادر شاہ ظفر	۱۴	شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ
۱۵	مولانا فضلِ حق خیر آبادیؒ	۱۶	حضرت مولانا عبید اللہ سندھیؒ
۱۷	شہزادہ فیروز شاہ	۱۸	حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ
۱۹	مولوی محمد باقر شہیدؒ	۲۰	حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ
۲۱	مولانا برکت اللہ بھوپالی	۲۲	ڈاکٹر سیف الدین امرتسری
۲۳	حضرت مولانا مفتی کفایت اللہؒ	۲۴	حکیم اجمل خان
۲۵	مولانا احمد سعید دہلویؒ	۲۶	مولانا مظہر الحق
۲۷	شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ	۲۸	مولانا ظفر علی خان
۲۹	مولانا محمد علی جوہرؒ	۳۰	مولانا سید محمد میاں
۳۱	مولانا حسرت علی موہانی	۳۲	مولانا محمد حفظ الرحمن سیوہارویؒ
۳۳	امام الہند مولانا ابوالکلام آزادؒ	۳۴	مولانا عبدالباری فرنگی محلیؒ
۳۵	مولانا منظور احسنؒ	۳۶	خان عبدالغفار خان
۳۷	مولانا حبیب الرحمن لدھیانویؒ	۳۸	مفتی عتیق الرحمن عثمانیؒ
۳۹	مولانا عطاء اللہ شاہ بخاریؒ	۴۰	مولانا حبیب الرحمن لدھیانویؒ
۴۱	مولانا عنایت اللہ خان صاحب	۴۲	ڈاکٹر مختار احمد انصاری

۴۳	جنرل شاہنواز خان	۴۴	مولانا عبدالقادر دہلویؒ
۴۵	رفیع احمد قدوائی	۴۶	اشفاق اللہ خان
۴۷	حافظ ضامن شہیدؒ	۴۸	مولانا شاہ رفیع الدین دہلویؒ
۴۹	مولانا سید اسماعیل شہیدؒ	۵۰	مولانا شاہ اسحاق دہلویؒ
۵۱	مولانا عبدالحی بڈھانویؒ	۵۲	مولانا ولایت علی عظیم آبادیؒ
۵۳	مولانا جعفر تھانیسریؒ	۵۴	مولانا عبداللہ صادق پوریؒ
۵۵	مفتی صدرالدین آزردہؒ	۵۶	مفتی عنایت احمد کاکوریؒ
۵۷	مولانا فریدالدین شہید دہلویؒ	۵۸	قاضی عنایت احمد تھانویؒ
۵۹	مولانا فیض احمد بدایونیؒ	۶۰	مولانا احمد اللہ مدراسیؒ
۶۱	مولانا رضی اللہ بدایونیؒ	۶۲	مولانا شاہ عبدالرحیم رائے پوریؒ
۶۳	مولانا شوکت علی رامپوریؒ	۶۴	مولانا سیف الرحمن کابلیؒ
۶۵	مولانا وحید احمد فیض آبادی	۶۶	مولانا عزیر گل پیشاوریؒ
۶۷	مولانا حکیم نصرت حسین فتح پوریؒ	۶۸	مولانا ابوالمحاسن سجاد پٹنویؒ
۶۹	مولانا احمد علی لاہوریؒ	۷۰	مولانا عبدالحلیم صدیقیؒ
۷۱	مولانا نورالدین بہاریؒ	۷۲	نواب شجاع الدولہ
۷۳	مولانا منیر نانوتویؒ	۷۴	مولانا عبدالحق مدنیؒ
۷۵	شاہ معین الدین اجمیریؒ	۷۶	مولانا فخرالدین مرادآبادیؒ
۷۷	مولانا شبیر احمد عثمانیؒ	۷۸	احمد شاہ ابدالیؒ

۷۹	حافظ عابد حسینؒ	۸۰	مولانا عبدالماجدؒ
۸۱	مولانا حبیب الرحمن عثمانی	۸۲	حیدر علی خانؒ (ٹیپو سلطان کے والد)
۸۳	مولانا مغفورؒ	۸۴	علی وردی (سراج الدولہ کے نانا)
۸۵	مولانا عنایت علی عظیم آبادیؒ	۸۶	مولانا سرفراز احمدؒ
۸۷	مولانا احمداللہ عظیم آبادیؒ	۸۸	مولانا یحییٰ علیؒ
۸۹	مولانا عبدالرحیم صادق پوریؒ	۹۰	مفتی مظہر کریم دریا آبادیؒ
۹۱	حافظ رحمت خانؒ	۹۲	مولانا محمد احمد چکوانیؒ
۹۳	مولانا احمداللہ پانی پتیؒ	۹۴	مولانا فضل محمودؒ
۹۵	شیخ عبدالرحیم سندھیؒ	۹۶	ڈاکٹر احمد انصاریؒ
۹۷	مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ	۹۸	مولانا سید محمد میاں دیوبندیؒ
۹۹	مولانا آزاد سبحانیؒ	۱۰۰	سید سلیمان ندویؒ
۱۰۱	نواب مظفر الدولہؒ	۱۰۲	مفتی محمد نعیم لدھیانویؒ
۱۰۳	مولانا محمد عارف ہسویؒ	۱۰۴	مولانا منّت اللہ رحمانیؒ
۱۰۵	مولانا فرحت علیؒ	۱۰۶	نواب میر قاسم
۱۰۷	مولانا لیاقت علی خان	۱۰۸	مولانا محمد شیروجیؒ
۱۰۹	مولانا شبلی نعمانیؒ	۱۱۰	شیخ عبدالرحمن حیدر آبادیؒ
۱۱۱	سید محمد علی رامپوری	۱۱۲	مولانا محمد قاسم پانی پتیؒ
۱۱۳	مولانا سید نصیر الدین دہلویؒ	۱۱۴	مولانا الٰہی بخش عظیم آبادیؒ

۱۱۵	مولانا عبدالکریم عظیم آبادیؒ	۱۱۶	مولانا رحمت اللہ غازی صادق پوری
۱۱۷	قاضی سرفراز علی شاہ جہاں پوریؒ	۱۱۸	قاضی عبدالجلیل شہید علی گڑھی
۱۱۹	مولانا کفایت علی مرادآبادیؒ	۱۲۰	مولانا نثار احمد کانپوریؒ
۱۲۱	سرسید احمد خان	۱۲۲	ڈاکٹر ذاکر حسین
۱۲۳	علامہ اقبالؒ	۱۲۴	مولانا غلام محمد دین پوریؒ
۱۲۵	بیگم حضرت محل	۱۲۶	بیگم حبیبہ
۱۲۷	بیگم رحیمہ	۱۲۸	اصغری بیگم
۱۲۹	بیگم نشاط النساء	۱۳۰	امجدی بیگم
۱۳۱	شفاعت النساء بیگم	۱۳۲	

ان تمام ہستیوں کے علاوہ اور بھی لاکھوں مسلمانوں نے جنگِ آزادی میں اپنا خون بہایا ہے۔

دہلی کے انڈیا گیٹ پر مجاہدینِ آزادی کے نام

دہلی کے انڈیا گیٹ پر آزادی کے جن مجاہدین کے نام لکھے گئے ہیں ان میں سے 65 فیصد مسلم مجاہدینِ آزادی ہے۔

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

جب وطن کو خوں کی ضرورت پڑی	تو سب سے پہلے ہماری ہی گردن کٹی
پھر بھی کہتے ہیں یہ اہلِ چمن	یہ چمن ہمارا ہے ، تمھارا نہیں

یادداشت